

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابن عربی کے لہجہ ہونے کی نسبت علماء مختلف ہیں۔ فیصلہ کن بات کیا ہے؟

الحجاب بعون الجواب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب مسائل میں علماء کا اختلاف ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی کسی کی نسبت فتویٰ لگانے میں بھی اختلاف رائے ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان کی حالت ہمیشہ ایک نہیں رہتی، ایک وقت انسان سے لغزش ہو جاتی ہے تو دوسرے وقت رجوع کر لیتا ہے، کسی کو رجوع کا پتہ لگتا ہے، کسی کو نہیں لگتا، جس کو لگ گیا۔ اس نے اس پر نیک گمان کیا اور دوسرا بدستور بدگمان رہا، کبھی غلطی پر اطلاع نہیں ہوتی تو انسان اسی طرح غلطی پر گزر جاتا ہے۔ جن کو حالات کا پورا علم نہیں ہوتا وہ تو صرف غلطی دیکھ کر بدگمان ہو جاتے ہیں، اور جو پورے واقف ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ دیدہ دانستہ اس غلطی پر نہیں تھا، بلکہ اس کا باعث بے خبری تھی اور کبھی ایک بات ایک کی نظر میں گمراہی ہوتی ہے دوسرے کی نظر میں گمراہی نہیں ہوتی، اس لیے بھی فتویٰ میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ غرض اس قسم کے وجوہات پیدا ہو کر اختلاف رائے کا باعث بن جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ہٹ دھرمی کے طور بھی کسی کو لہجہ برا کہا جاتا ہے۔ مگر خیر امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم یا علامہ شوکانی وغیرہ تو ایسے شخص نہ تھے۔ کہ ان کے فتویٰ اس قسم کے ہوں۔ ان کے فتوؤں کے وجوہات تو وہی پہلے ہیں۔

اب ہمیں اس موقع پر کیا کرنا چاہیے۔ جو بات ان کی غلط ہے اس کو غلط کہنا چاہیے اور ان کی ذات کی نسبت اس آیت پر عمل کرنا چاہیے:

”تَمَّكَ أُمَّةٌ مَّقَدَّحَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُنَالُوا عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ“

”یہ امت ہے جو گزر چکی، جو انہوں نے کیا ان کے لئے ہے اور جو تم نے کیا تمہارے لئے، تم ان کے اعمال کے بارے میں سوال نہ کئے جاؤ گے“ (سورۃ

البقرہ: 141)

[قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل](#)

